(قسط نمبر ۱)

فہرست مخطوطات

کتب خانہ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد

احمد خان، ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی

○ مخطوطہ نمبر ۲۶ (داخلہ نمبر ۲۷۷ ۳)

● انواع الہمزۃ فی وقف حمزۃ و ہشام (عربی)

● مصنف : مصطفٰی ابوالحیٰوۃ السندریسی الشافعی المتوفی بعد ۱۲۹۰ھ۔

● ورق ۲۸ تقطیع $\frac{6\frac{1}{4} \times 4\frac{1}{2}}{5\frac{1}{4} \times 3}$ ۱۵ سطری بخط نسخ بقدر ما یقرأ، عنوان سُرخ، روشنائی سیاہ صمغ دودی، کاغذ دستی مصری جدید، تاریخ کتابت ۱۲۹۰ھ۔

قرآن مجید کی کتابت ایک خاص انداز پر ہوتی ہے یعنی جس انداز پر ابتدا میں مصحفِ عثمان کو لکھا گیا تھا۔ اس میں تئیس جگہ ایسے الف آتے ہیں جو لکھے تو جاتے ہیں مگر پڑھے نہیں جا سکتے۔ موجودہ دَور کے قاریوں میں یہ الالفات الزایدۃ کے نام سے معروف ہے۔ بعض مطابع ان الفات زائدہ کی فہرست بھی مصحف کے ساتھ آخر میں چھاپ دیتے ہیں۔ اسی طرح اَلف متحرک جسے عربی میں ھمزۃ کہتے ہیں، علم تجوید میں اس کی آوازوں کا بھی ایک مقرر طریقہ ہے۔ جب ایسا ہمزہ لفظ کے درمیان میں ہو یا حرف حلقی کے بعد واقع ہوا ہو یا حرف مد سے پہلے ہو تو اس کی آوازیں مختلف ہوتی ہیں۔ تیسری صدی کے دو مشہور قاری حمزۃ اور ھشام نے خاص توجہ کے ساتھ اس ہمزہ کی آوازوں کو منضبط کر دیا تھا۔ ان کے بعد کے قرار کے لئے ان آوازوں کا ادا کرنا بڑی توجہ کا محتاج رہا۔ اسی لئے فنِ تجوید میں وقف حمزہ اور ہشام کے یہ مسائل مشکل مسائل میں شمار ہوتے ہیں۔

مصر کے ایک قاری اَبُوالحیاۃ مصطفٰی السندریسی الشافعی نے مختلف ائمۃ تجوید کی کتابوں سے لے کر ان مسائل کو بالاختصار ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ اور پورے قرآن کریم میں ہمزہ کی آواز کے لئے ۶۲ مقامات اور طریق کی تعیین کی گئی ہے۔ اس کتاب کی ابتدا یوں ہوتی ہے:

اعلم ان مسائل وقف حمزہ وھشام لما کانت من أصعب علم القرأۃ، أردت ان

أبينها ملخصاً مما في كتب الأئمة الموثوق بهم تسهيلاً للطالبين وتيسيراً للراغبين۔

اور اختتام یوں ہے:

وقد نقل الحميري سبعة وعشرين وجهاً ولكن قال ابن الجزري بعدم الأخذ بقوله هاهنا تنبه - آه -

ہمیں علم نہیں کہ اس کتاب کا کوئی دوسرا نسخہ کہیں موجود ہے اور جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ کتاب ابھی تک چھپی بھی نہیں ہے۔

○ **مخطوطہ ۲۷** (داخلہ نمبر ۳۷۷۲)

- **ناظمة الزهر في الأعداد واختلاف اهل البلاد۔**
- **أبو محمد قاسم بن فيره بن خلف الشاطبي الرعيني والأندلسي۔**
- ورق ۳۴، حجم: $\frac{4\frac{1}{4} \times 6\frac{1}{4}}{2\frac{1}{4} \times 5\frac{1}{4}}$ ۱۵ سطری۔ روشنائی معمولی صمغ دودی۔ عنوان سرخی سے اور کاغذ دیسی تقریباً ساٹھ سال پرانا، کاتب کا نام ابوبکر الحداد ہے۔

کتاب کا صحیح نام: ناظمة الزهر في عدد آيات السور ہے۔ یہ ایک طویل رائیہ قصیدہ ہے جس میں قرآن مجید کی ہر سورہ کی آیات کا شمار کیا گیا ہے۔ چونکہ سکون وسکتہ کی وجہ سے بعض قاریوں نے ایک آیت کو دو آیتیں بھی شمار کیا ہے۔ اس لئے حجازی، شامی، بصری اور کوفی قاریوں نے اعداد و شمار میں اختلاف کیا ہے، اس اختلاف کو بھی ناظمة الزهر میں بالتفصیل بیان کیا گیا ہے۔

اس قصیدے کا پہلا شعر یہ ہے:

بدأتُ بحمد الله ناظمة الزهر   لتجنى بعون الله عيناً من الزهر

اس قصیدے کے مصنف علم نحو، لغت اور علم قراءات کے مشہور امام تھے۔ یہ نابینا مقری اپنے زمانے ہی میں نہیں بلکہ اپنے بعد بھی علم تجوید کے امام الأئمة کا درجہ رکھتے تھے۔ یہ وہی ہیں جن کی حرز الأماني اور عقيلة وغیرہ علم تجوید کی کتابیں ہیں۔

یہ قصیدہ کئی بار چھپ چکا ہے۔ یہ مخطوطہ بہت صاف اور اچھا لکھا ہوا ہے۔

○ **مخطوطہ ۲۸ (داخلہ نمبر ۲۷۷۴)**

- إجازة الشيخ محمد بيومي بالقراءات العشر۔
- ورق ۱۹، حجم $\frac{6\frac{1}{2} \times 4\frac{3}{4}}{5\frac{1}{4} \times 2\frac{1}{2}}$ ۲۵ سطری، معمولی سیاہ روشنائی سے دیسی کاغذ پر لکھا ہوا ہے۔ مسطر ڈوریوں کا استعمال کیا گیا ہے۔ جدول سرخ رنگ کی روشنائی سے بنا ہوا ہے۔

اس مخطوطہ کا آغاز مندرجہ ذیل سرنامہ سے ہوتا ہے:

هذه إجازة الاستاذ الشيخ محمد بيومي بالقراءات العشر على طريقي الشاطبية والدرة من مجيزه المولى الفاضل الورع الكامل الراجي من الله العفو والمنن، الشيخ الجريسي حسن حفظه الله، آمين۔

مصر کے قاری شیخ محمد بیومی کو اپنے استاذ شیخ حسن بن محمد الجریسی الخلوتی والازہری سے قراءاتِ عشر کا جو اجازت نامہ پہلی شعبان ۱۳۰۵ھ کو حاصل ہوا تھا۔ یہ اس اجازت نامے کا اصل نسخہ ہے۔ آخر میں شیخ حسن الجریسی کی مہر ثبت ہے۔ مہر میں ۱۲۷۸ھ کا سن کندہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ظاہر ہوا کہ شاید شیخ حسن الجریسی کو اپنے استاذ شیخ ابوعبداللہ المصری سے ۱۲۷۸ھ میں قراءات کی سند حاصل ہوئی تھی۔

بظاہر ظن غالب ہے کہ اس مخطوطے کی دوسری نقل کا وجود نہیں ہوگا اس لئے کہ عام طور پر اجازات قراءات کی نقلیں کم ہی لی جاتی ہیں۔

مخطوطے کے متن کی ابتداء یوں ہے:

الحمد لله الذي جعل في القرآن العظيم كنوز معاني دقائق حقائق العلوم وأعطى من اصطفاه من خلقه مفاتيحها ....

قراءات کے مختلف واسطوں کے اساتذہ کا تسلسل کے ساتھ تذکرہ کر کے ان کی روایات کو آنحضورؐ تک پہنچایا ہے اور آخر میں لکھا ہے:

فهذه الأسانيد التي أدّت ه إلينا هذه الروايات روايةً وتلاوة وغير ذلك من الأسانيد المذكورة في العشر وأوصيه بتقوى الله تعالى۔

(مسلسل)